کتب خانہ فاضلیہ کے نوادر

اختر راہی

"فکر و نظر" کے شمارہ اکتوبر ۷۵ء میں کتب خانہ فاضلیہ گڑھی افغاناں کا تعارف پیش کیا گیا تھا اور اس گنجینے کے کچھ نوادر پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ ذیل میں سترہ مزید فارسی مخطوطات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے :

ارشاد الطالبین | قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) کے رشحات قلم میں سے ہے۔ انہوں نے "حقیقتِ ولایت" کے موضوع پر اس نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ احباب کے تقاضے پر اسے فارسی میں منتقل کیا۔ کتاب پانچ مقامات (ابواب) پر مشتمل ہے :

مقام اوّل - در اثباتِ ولایت — مقام دوم - در آدابِ ناقصان و مریدان

مقام سوم - در آدابِ مرشدان — مقام چہارم - در اسبابِ ترقی و حصولِ ولایت

مقام پنجم - در رسیدن و رسانیدن بمراتب قربتِ الٰہی

خوبصورت خطِ نستعلیق میں لکھی ہوئی ہے۔ کتاب میں کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

اعتقاد نامہ | اہل سنت و جماعت کے بنیادی عقائد کے موضوع پر ۲۲۵ اشعار کا منظوم رسالہ ہے، رسالے کا نام ترقیمہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

چوں شد ایں اعتقاد نامہ درست — باز کردم لیکار و بارِ نخست

شاعر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ نسخہ خوبصورت نستعلیق میں ربیع الآخر ۱۲۲۹ھ میں کتابت کیا گیا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔

جواہر الاسرار و زواہر الابرار | مثنوی مولانا روم کی کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں۔ کتب خانہ فاضلیہ میں موجود عبداللہ خویشگی قصوری اور محمد رضا کی (خطی) شرحوں کا تعارف گذشتہ قسط میں کرایا

گیا تھا۔ "جواہرالاسرار" مثنوی کے تین ابتدائی دفاتر کی شرح ہے۔ شارح کا نام حسین ابن حسن سبزواری ہے۔ شرح کے آغاز میں بسیط مقدمہ ہے جس میں مبادی تصوف اور چند اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ عام شرح میں زیادہ تحقیق وکاوش، فلسفیانہ بست وکشاد اور ماہرانہ نقد و بصر سے کام نہیں لیا گیا، لیکن مقدمہ گراں بہا معلومات کا خزینہ ہے۔

نسخۂ فاضلیہ خوبصورت نستعلیق میں کتابت کیا گیا ہے۔ کرم خوردہ ہونے کے باوجود متن صحیح سالم ہے۔ ابیاتِ مثنوی، آیاتِ قرآن اور اہم الفاظ سُرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ صفحات پر دو سطری حاشیہ بھی ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

راحت القلوب | خواجہ فریدالدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ) کے ملفوظات، حضرت نظام الدین اولیاء (م ۱۸ ربیع الاوّل ۷۲۵ھ) نے "راحت القلوب" کے نام سے جمع کئے ہیں۔ نستعلیق تحریر میں لکھے گئے نسخۂ فاضلیہ پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت نہیں ہے۔

سیر العارفین | شیخ حامد بن فضل اللہ معروف بہ درویش جمالی (م ۹۴۲ھ) نے یہ کتاب ہمایوں کے عہد میں لکھی یعنی زمانۂ تالیف ۹۳۷ھ (آغاز عہد ہمایوں) سے ۹۴۲ھ (وفات جمالی) تک ہے۔ سیر العارفین میں خواجہ معین الدین اجمیری (م ۶۳۲ھ) سے لے کر شیخ سماءالدین جمالی تک کے مشائخ چشتیہ کے احوال وکرامات ہیں۔ کتاب بیس ابواب میں منقسم ہے۔ نسخۂ فاضلیہ کے کاتب نے اپنا نام ان الفاظ میں لکھا ہے:

"از دست عجز رخت بندہ پراگندہ خاکبوس درگاہ اولیاءاللہ الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد فقیر نور احمد ولد حضت حقاظت پناہ حافظ فتح محمد مرحوم ومغفور تیرانداز قوم اوان ساکن ملتان بفضل حضرت ..... سبحان باختتام وانجام رسید بتاریخ چہارم ۱۰ محرم الحرام ۱۲۸۵ھ"

کتابت خوبصورت نستعلیق میں ہوئی ہے۔ ابواب کا سرآغاز سُرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

سیر مقامات | تیس صفحات کا آب دیدہ اور کرم خوردہ نسخہ "عبدالجلیل" نامی مؤلف کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ مؤلف کے حالات دستیاب نہیں۔ متن سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلسلۂ چشتیہ

سے تعلق رکھتا ہے۔ موضوع اوراد و وظائف، ذکر اور مراقبہ ہے، کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ البتہ یہ نسخہ ذی قعدہ ۱۲۹۶ھ میں مکمل ہُوا ہے۔

شرح قصیدۂ بُردہ | قصیدہ بُردہ، شرف الدین محمد بن سعد بوصیری (م ۶۹۵ھ) کا مشہور نعتیہ قصیدہ ہے۔ فارسی، عربی، ترکی اور اُردو میں اِس کی بکثرت شرحیں لکھی گئی ہیں۔ عبدالرحیم ارتمادی نے ۱۰۹۶ھ میں فارسی میں شرح لکھی جس میں ابیات کا فارسی ترجمہ، مشکل الفاظ کی شرح، صرف و نحو کی باریکیوں اور ابیات کی ایک دوسرے سے مناسبت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

نسخۂ فاضلیہ خوبصورت نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ کرم خوردہ ہونے کے باوجود متن کو نقصان نہیں پہنچا۔ ابیاتِ قصیدہ پر سُرخ خطوط کھینچے گئے ہیں۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

فخریۃ النظام | شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی (م ۱۱۴۰ھ) کے حالات و مناقب میں اُن کے خلیفۂ اکبر شیخ نظام الدین نے فارسی مثنوی لکھی۔ جو "مثنوی فخریہ نظامیہ" یا "فخریۃ النظام" کے نام سے مشہور ہے۔ مثنوی جس قدر اہم ہے اسی قدر نادر بھی ہے۔ خلیق احمد نظامی مؤلف "تاریخ مشائخ چشت" کو یہ مثنوی دستیاب نہیں ہو سکی۔ (ص ۴۸۰)

نسخۂ فاضلیہ نہایت اہتمام سے خوبصورت نستعلیق میں کتابت کیا گیا ہے۔ صفحات کے کناروں پر حاشیہ لگایا گیا ہے۔ ابتدائی دو صفحے نقش و نگار سے آراستہ ہیں۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں کی گئی۔

قصیدہ علی بن عثمان الاوشی | ستر (۷۰) اشعار کا یہ قصیدہ مندرجہ ذیل نثری نوٹ کے ساتھ شروع ہوتا ہے:

"نقلست کہ چہار صد دانشمند از فقہائے سنت و جماعت در شہر سمرقند محفلی ساختند و درین مسائل کہ تمامت اصولِ دین است مناظرہ کردند و بعد از استدلالات بآیات و اخبار و اجماع و نظر و دلائل در قوانین عقلی و مسائل نقلی ہم براں صفت کہ شیخ امام ہمام عالم کامل عامل سراج الملّت والدّین علی بن عثمان الاوشی نور اللہ مضجعہ درین قصیدہ یاد کردہ است متفق شدند بر عنائذ جانب۔ واجبست بر ہر مومنی از اہل سنت و جماعت این مسائل را دانستن و اعتقاد کردن۔"

قصیدہ عربی زبان میں ہے اور بین السطور فارسی منظوم ترجمہ ہے۔ عربی اشعار نسخ میں فارسی اشعار خوبصورت نستعلیق میں لکھے گئے ہیں۔ نام کاتب اور تاریخ کتابت درج نہیں۔

قواعد القرآن | "قواعد القرآن" قرأت و تجوید کے موضوع پر ایک رسالہ ہے۔ مؤلف کا نام یار محمد بن خداداد سمرقندی ہے۔ مؤلف نے ماوراء النہر اور خراسان کے ثقہ علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا تھا اور اُن سے اجازتِ عالیہ حاصل کی۔ "قواعد القرآن" ابوالغازی عبیداللہ بہادر خان کے نام معنون ہے۔ کاتب ابن حسن السورانی الباخرزی" بروز جمعرات ۲۱ رجب ۱۲۲۴ھ کو کتابت سے فارغ ہوا۔ نستعلیق و نسخ میں لکھا گیا اچھا نسخہ ہے۔ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ جلد ساز نے اوراق خلط ملط کر دیئے ہیں۔ تاہم نسخہ مکمل ہے۔

کشکول | مشہور چشتی صوفی شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی (م ۱۱۴۰ھ) کا تصوف کے موضوع پر مشہور رسالہ ہے۔ برصغیر کے اکثر کتب خانوں میں خطی اور مطبوعہ نسخے موجود ہیں۔ کشکول ایک مقدمہ، دو وصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ نسخۂ فاضلیہ میں بین السطور اور کناروں پر حواشی درج ہیں۔

مثنوی دلی | مثنوی دلی کے شاعر کے حالات نہ مل سکے۔ ایک سو نو صفحات کی یہ مثنوی امام الدین نے ۴ ۱۹۰ء / ۲۲-۱۳۲۱ھ میں کتابت کی۔ مثنوی مولوی کے طرز پر عرفان و تصوف کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ چار دفتروں میں منقسم ہے۔

مرغوب القلوب | منظوم و منثور رسالہ "مرغوب القلوب" کی تالیف ۷۵ھ میں ہوئی۔ مؤلف کے حالات دستیاب نہیں۔ کاتب نوروز علی بن فقیر مستان شاہ ۲۳ رشعبان ۱۲۷۷ھ کو کتابت سے فارغ ہوا۔ رسالہ دس فصلوں میں منقسم ہے۔ آخری فصل سفر و استقامت کے بیان میں ہے۔ رسالہ کے اختتام پر چند احادیث اور نوشہ گنج بخشؒ (م ۱۰۶۴ھ) کی اولاد کا ذکر ہے۔ چند صفحات میں میاں فقیر محمد کے قلم سے "جدی نامہ نوشہ گنج بخش" ہے۔ "جدی نامہ" کے آخر میں مہر کا نشان "اکبر شاہ مرید ...... نوشہ گنج بخش" پڑھا جاتا ہے۔

مرقع | شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی (م ۱۱۴۰ھ) کی مشہور تالیف ہے۔ خطی اور مطبوعہ نسخے عام ملتے ہیں۔ کتب خانہ فاضلیہ کا نسخہ، کسی مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے۔

معیار الحقائق فی شرح کنز الدقائق | ابوالبرکات عبداللہ بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) کی مشہور

تالیف "کنز الدقائق" کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ضیاء الدین محمد بن میر محمد اللہ الحسنی الحنفی نے دو سال کی مدت میں شرح "معیار الحقائق" لکھی۔کنز الدقائق کے عربی متن کا فارسی ترجمہ اور تشریحات ہیں۔

"معیار الحقائق" کا دفتر اوّل پشاور میں ربیع الاول ۱۱۰۵ھ میں کتابت ہُوا۔یہ نسخہ کاتب "سید مرتضیٰ ولد سید عبد الہادی ساکن قصبہ گجرات شاہ دولا ملازم سرکار خان عالیشان نواب اللہ داد صوبہ ننگر کوٹ" نے اپنے مطالعہ کے لئے لکھا تھا۔دفتر اوّل کے آخر میں دفتر دوم کے چند اجزا ہیں۔

ناشناختہ | عرفان و تصوف کے موضوع پر ایک عمدہ نسخہ ہے۔نستعلیق و ثلث میں کتابت کئے گئے اس نسخہ پر کاتب نے اپنا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں کی۔اسی طرح مؤلف یا تالیف کا نام معلوم نہیں ہوتا۔نعت اور منقبت خلفائے راشدین کے بعد موضوع کتاب شروع ہوتا ہے۔کتاب ستائیس فصلوں میں منقسم ہے۔درمیان میں سے چند اوراق مفقود ہیں۔

نجم الہدایت | رسالہ نجم الہدایت مولوی محمد ثناء اللہ نقشبندی مجددی کی تالیف ہے۔افتراقِ اُمت اور فرقۂ ناجیہ کے موضوع پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔یہ نسخہ ۱۲۴۸ھ میں کتابت ہُوا۔مگر کاتب کا نام درج نہیں ہے۔شکستہ آمیز نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔اہم جملوں اور الفاظ پر سرخ خط کھینچے گئے ہیں۔

———— ○ ————